سوال

ئنے کا کیا حکم ہے (156)؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

(3:ت

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة الله وبرکاته!

والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

ٹ شرٹ میں دو مصیبتیں ہیں۔ ایک تو یہ آدمی کے ستر کی جگہ کو واضح کر دیتا ہے۔ خصوصاً نماز کی حالت میں 'عورت تو عورت ہے مردوں کے لیے بھی ایسا لباس جائز نہیں ہے کہ جوان کے جسم کی نمائش کا باعث بنے۔

، بات یہ ہے کہ یہ کفار کا لباس ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے:

"بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ حَتَّى يُعْبَدَ اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَجُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي، وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ."

مجھے قیامت سے پہلے پہلے تلوار دے کر بھیجا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اکیلے اللہ کی عبادت کی جائے کہ جس کا کوئی شریک نہیں اور میرا رزق میرے نیزے کے سائے کے نیچے ہے۔ ذلت اور رسوائی اس کے مقدر میں کہ جس نے میرے امر کی مخالفت کی اور جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ ان میں سے

ر حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاآکر شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہ من ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا"

پڑے کفار کے لباس میں سے ہیں یہ مت پہن۔ تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اگر ضرورت کی وجہ سے پینٹ پہننی پڑ جائے تو پہن لے لیکن اس پر ایک لمبی جرسی نما کوئی چیز بھی پہن لیں کہ جس طرح بعض ہمارے پاکستانی اور ہندی بھائی کرتے ہیں۔

ذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ البانیہ]

لباس اور سنن الفطرہ کا بیان صفحہ: 240

محدث فتویٰ